جاء الحق وزھق الباطل

مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد کی ایمانداری معلوم کرنے کا آئینہ۔ الموسوم بہ



بے شرم اور بے حیا کون ہے۔ وہی بے حیا ہے۔ جو اپنی تحریر کا آپ خلاف کہے
پھر اسی اپنے مخالف کلام کو بطور سند پیش کرے۔ ثناء اللہ کا مرقع ماہ جون ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۳

انجمن احمدیہ مونگیر نے واقفیت عامہ کیلئے

بماہ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء

مطبع الحق دہلی میں باہتمام ایم قاسم علی چھپوا کر شائع کیا

قیمت فی نسخہ ا/ — روپیہ کے بیس نسخے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اظہار حق

یعنی

حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعودؑ کی صداقت اور ثناء اللہ اور اس کے

ہوا خواہوں کی جہالت

ناظرین آپنے ہمارا اشتہار مورخہ ۴ر دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء ملاحظہ کیا ہوگا جس کا مقصد مولوی ابو حسین صاحب غیر مقلد کی مغالطہ دہی کا ازالہ اور ثنائی پارٹی سے مباہلہ کی منظوری کا ثبوت اور اسکا مطالبہ تھا چنانچہ اونہیں غیرت دلا الفاظ میں لکھا گیا تھا۔ کہ اگر کچھ بھی تم میں حیا و شرم و دیانت ہے اور کچھ بھی سچائی رکھتے ہو تو ثابت کر دکھاؤ کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کے دعوت مباہلہ کو ثناء اللہ نے منظور کر لیا اور وہ نہیں کیا بخلاف اسکے ہم دکھانے کے لئے تیار ہیں کہ وہ فیصلہ جسکو حضرت اقدس نے اعلان بار دوم میں پیش کیا ہے وہی آخری فیصلہ ہے اور سابق فیصلہ یعنی انکار ثناء اللہ و اعلان بار دوم کے آخری نہیں ہے۔ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کا وصال موافق اونکی شایع کردہ الوصیت پیشگوئی کے اپنے وقت پر ہوا۔

ناظرین ہمارے اشتہار اور طلب ثبوت کا جواب مونگیر کے کسی اہلحدیث مولوی صاحب سے ہنوز نہ ہو سکا نہ اونکو جرأت ہوئی نہ اونکی غیرت نے اونکو دہکا دیا اور نہ اونکی حیا نے انکا پاس کیا۔ آجتک ہمارے ثبوت پیش کرنے سے عاجز ہے اور قیامت

انعامی چیلنج

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سارے مخالف خصوصاً ثناء اللہ اور اس کے ہوا خواہوں کو چیلنج

۱۔ انجمن احمدیہ مونگیر کی طرف سے مبلغ سو روپیہ اس شخص کو دیا جائیگا۔ جو ثناء اللہ امرتسری کے قول سے یہ ثابت کر دکھائے۔ کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ثناء اللہ کے ساتھ مباہلہ ہوا۔ اور یہ کہ ثناء اللہ نے حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب کے ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کی دعوت مباہلہ کو منظور کر لیا تھا۔ مباہلہ کی تعریف ثناء اللہ خود کرتا ہے۔ کہ "فریقین بالمقابل ایک دوسرے کے حق میں بد دعا کریں" اس تعریف مباہلہ کو نصب العین رکھنا ہوگا۔

۲ ثناء اللہ چونکہ حضرت مسیح اسرائیلی علیہ السلام کے آسمان پر جانیکا منکر ہے (ترک اسلام صفحہ ۵) اور اپنے کتاب الہامات مرزا میں اپنے دوستو نکو صلاح دیتا ہے۔ کہ صرف مرزا صاحب کی پیشگوئیوں پر حرف گیری کیا کرو۔ اسمیں آسانی ہے و دیگر مسائل متنازعہ جناب مسیح وغیرہ کی بلا دفع اس لئے ہم ثناء اللہ کے دوستوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ اگر انمیں کچھ بھی سچائی و غیرت ہے تو جناب مسیح اسرائیلی علیہ السلام و دیگر مسائل متنازعہ میں احمدیوں سے مقابلہ کی تاب نہیں رکھتے تو اپنے اس عجز کا اقرار و مسیح علیہ السلام کے بجسم عنصری آسمان پر جانیکا انکار شائع کریں بعد اس کے حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جس پیشگوئی پر چاہیں منہاج نبوت کے مطابق گفتگو کر کے حوصلہ مٹا لیں۔ اب موقعہ ہے اور آسان طریقہ ہے ان لوگوں کیلئے بھی جو پردہ کی آڑ میں بیٹھکر باتیں بناتے ہیں۔ بالمقابل آئیں اور اپنا چہرہ النور دکھائیں۔

ہے یہ اب چیلنج تجھکو اے گروہ ناشناس — کچھ حمیت ہے تو آجا سامنے مردانہ وار

المعلن

خاکسار حکیم خلیل احمد سکرٹری انجمن احمدیہ۔ مونگیر

تک وہ اور اونکے سارے غیر مقلد مددگار عاجز رہیں گے۔ کیونکہ انکا گرو ثناء اللہ خود پریشان و عاجز ہے اور حیران ہو کر ہمیشہ اپنے الفاظ و رائے کو یہودیونکی طرح بدلتا رہتا ہے۔ جسطرح سے یہودی حضرت مسیح اسرائیلی علیہ السلام کی وفات کو (نعوذ باللہ) ناپاک موت قرار دیتے ہیں اسی طرح یہودیونکا مثیل (ثناء اللہ اور اسکے ہواخواہ) بھی مثیل مسیح (حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام) کی وفات صداقت آیات کو (نعوذ باللہ) ناپاک موت قرار دیتا ہے۔

صحیح حدیث مین یہ پیشگوئی ہے۔ کہ اس اُمت میں بھی ایک وقت لوگ یہودی صفت ہونگے۔ یہودیون نے حضرت مسیح اسرائیلی علیہ السلام کو نبی برحق نہ مانا اور کہا کہ ابھی وہ نازل نہیں ہوئے ہیں۔ کیونکہ اُنکا قول ہے۔ کہ مطابق طالمود (جو یہودیونکے یہاں حدیث کی کتاب ہے)، کے اِنکا دعوٰی صحیح ہے۔ اور ایلیا نبی بھی آسمان سے نازل نہیں ہوئے اور اونکی وفات کو لعنتی ٹھیرایا۔ کیونکہ اپنے خیال میں اونکو صلیب پر قتل شدہ خیال کیا۔ اِس اُمت میں بھی بدقسمت ثناء اللہ اور اوسکے ہواخواہونکو اپنے افعال سے پیش گوئی کی صحت پر مہر لگانا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں ٹھیک مطابق اون نشانون اور علامتون کے جو رسول مقبول افضل الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمودہ تھا نازل ہوئے اور اپنے طبعی موت سے مطابق وعدۂ الٰہی رفع الی اللہ بھی ہوئے۔ مگر ثناء اللہ اور اوسکے ہواخواہ اون یہودیونکی طرح بکتے چلے جاتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود مطابق حدیث کے نہیں آئے اور اونکا آسمان سے نزول نہیں ہوا اور اونکی وفات بھی رفع الی اللہ کے رنگ میں پوری نہ ہوئی۔

مثل الذین حملوا التوراۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارا۔ اور جسطرح مخالفین اسلام اور مرتدین عرب نے احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر خوب خوب مسلمانونکا دل دکھایا۔ اور صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے یہ کہتے ہوئے

نہ شرمائے کہ اے مسلمانون تمہارے نبی نے پھونک سے مسیلمہ کو اڑانا کہا تھا مسیلمہ زندہ موجود ہے۔ اور تمہارے نبی خود اُڑ گئے (نعوذ باللہ) قیصر و کسریٰ کی کنجی دئے جانے کو کہا تھا ایران و روم تو بہت دور ہے۔ ہم عرب ہی کے باشندے خود مرتد ہو گئے۔ اِسی طرح احمدؐ کے غلام یعنی مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر مسیلمہ صفت ثناء اللہ عبد الحکیم و اوسکے ہواخواہ مضحکہ کریں تالیاں بجائیں شور مچائیں تو کوئی تعجب کا مقام نہیں۔

مونگیر کا کوئی غیر مقلد مولوی جب مباہلہ کی منظوری کا ثبوت پیش نہ کر سکا تو بیچارہ ایک غیور حنفی شیخ فرید الحسن نامی مولویصاحب کی فضیلت کی پگڑی کو گرتی ہوئی دیکھکر اسکے سنبھالنے کے لئے ہاتھ پاؤن مارتا ہے اور حق ہمسائگی ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور وہ خود دہوکہ میں آگیا ہے اور اِس چال کو نہ سمجھ سکا کہ غیر مقلدیت جسکو عام لوگ وہابیت کہتے ہیں مونگیر میں اسکا رنگ جب پھیکا ہو چلا تو ایک غیر مقلد نے یہ سوچا کہ چلو احمدیونکے مقابلہ ہی سے اپنے فرقہ کے کسی مغضوب و مقہور مولوی کو مشہور کر کے اوسکے پرچہ و کتابونکی اشاعت کیجائے کہ چندے وہابیت جو اسوقت اپنا دم توڑ رہی ہے سنبھل جائے ورنہ ناظرین آپ ہی انصافاً غور فرماویں کہ کیا خدانخواستہ علماء احناف مر گئے اور کیا اونکے رسالہ دنیا میں شایع نہیں ہوتے ہیں اور کیا تحفہ حنفیہ القاسم وغیرہ پرچہ علماء احناف نہیں نکالتے ہیں جو پرچہ اہلحدیث کی جسمیں سیدنا امام ابوحنیفہؒ کے مطاعن مذکور ہیں۔ خریداری کی ترغیب دیجائے ہم سچ کہتے ہیں کہ اگر شیخ فرید صاحب جانتے کہ ثناء اللہ اہلحدیث کی ایک کثیر جماعت سے فاضل ہے۔ تو کبھی اِس دہوکہ میں نہ آتے دیکھو غیر مقلدونکا ایک کثیر گروہ خاندان غزنویہ امرتسر نے ثناء اللہ امرتسری کی بدعملیونکو دیکھکر اوسکے حق میں کیا کیا فتوے دئے ہیں وہ الفاظ یہ ہیں :-

ثناء اللہ دجال ہے - دہریہ - یہودی - معتزلی - جہمی - مبتدع - غیر قابل سلام - ملحد - زندیق - انبیاء شہداء اور صلحاء کا دشمن - شیطان کا شاگرد - محرف قرآن - ضال - مضل - چکڑالوی - چھپا ہوا نیچری وغیرہ ہے - دیکھو اسکی کتاب کلام المبین صفحہ ۱۶۳ و ۱۶۴ وہو کہ خوردہ حنفی اپنے اشتہار مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۱۰ء میں لکھتا ہے کہ "ہم بھی اسکو اصلی معنی میں مباہلہ نہیں کہتے - بلکہ اصلی معنی میں " دعاء مرزا ہے "

اس بھولے حنفی کی حالت پر ہمیں افسوس آتا ہے - کہ وہ کیوں ایسے مقام پر قدم مارنے کی کوشش کرتا ہے جسکا وہ اہل نہیں اگر خود وہ مباہلہ کی حقیقت کو نہ سمجھا تھا تو اپنے پڑوس کے غیر مقلد مولوی انور حسین صاحب سے ہی پوچھ لیا ہوتا - کہ مولانا! کیا مباہلہ بھی دو قسم کا ہوتا ہے - اصلی و غیر اصلی - یعنی اصلی مباہلہ تو صحیح و برحق ہوتا ہے - کیا غیر اصلی (نقلی) مباہلہ بھی صحیح و برحق ہوتا ہے - اور ثبوت دو دلیل میں ... اظہار ... پیش کیا جاتا ہے - بے شرم!

اے جناب فرید الحسن صاحب آپ دیکھیں کہ آپکا ثناء اللہ کسطرح حیران ہو کر احمدیوں کے بالمقابل برابر اپنی رائے اور اپنے الفاظ کو بدلتا رہتا ہے اسکے گلے میں کچھ ایسی پھانسی پڑی ہوئی ہے کہ کوئی بات ٹھکانے کی اسکے منہ سے نہیں نکلتی ملاحظہ ہو ثناء اللہ کا دجل:-

حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعودؑ کی دعوت مباہلہ کے نیچے وہ اپنے اخبار میں چھاپتا ہے -

"یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اسکو منظور کر سکتا ہے - تمہاری یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی - قرآن کہتا ہے کہ بد کاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے - دیکھو ہم تو تمہیں تمہیں - خدا جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کی لمبی عمریں بھی کرتا ہے " (دیکھو اخبار اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء و اہلحدیث ۳ جولائی ۱۹۰۷ء)

(دعوت مباہلہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو ... میں اور ثناء اللہ نے اسکو تسلیم کیا ہے - دیکھو اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۰۷ء)

چنانچہ ثناء اللہ کے انکار کا اسکو خود بھی اپنے اشتہار میں اقرار ہے - اب دیکھو کہ باوجود ایس صاف انکار کے صاحبزادہ مبارک احمدؑ کے انتقال کے بعد (جسکے صغر سنی کی وفات کی پیشگوئی حضرت اقدس نے تریاق القلوب صفحہ ۴۰ مطبوعہ ۱۹۰۲ء میں کر دی تھی چشم بینا رکھتے ہو تو دیکھ لو) ثناء اللہ پھر آپ ہی اپنا جھوٹا - دغاباز - بدکار - فریبی نافرمان ہونا قبول کرتا ہے - اور کس دلیری سے لکھتا ہے کہ "مرزا صاحب پر ہمارے مباہلہ کا اثر" "مرزا جی نے ہمارے ساتھ مباہلہ کا ایک طولانی اشتہار دیا تھا" دیکھو ثناء اللہ کا مرقع ماہ دسمبر ۱۹۰۷ء)

"دجال قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر" ناظرین آگاہ ہونگے کہ قادیانی کرشن نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار دیا تھا - " (دیکھو ثناء اللہ کا مرقع ماہ جون ۱۹۰۸ء)

اب دیکھو کہ تمہارا ثناء اللہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعودؑ کے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کے دعوت مباہلہ کو اشتہار مباہلہ قرار دیتا ہے - اور لکھتا ہے کہ "میرے مباہلہ کا اثر" اس بھلے آدمی سے کوئی پوچھے تو کہ باوجود تیرے انکار کرنے کے پھر یہ مباہلہ کیونکر ہوا خاصکر اس حالت میں جبکہ ثناء اللہ خود مباہلہ کے یہ معنے بتلاتا ہے - "مباہلہ اسکو کہتے ہیں کہ فریقین بالمقابل ایکدوسرے کے حق میں بد دعا کریں" (دیکھو ثناء اللہ کا مرقع ماہ اکتوبر ۱۹۰۸ء)

سچ ہے بقول اسی کے - "وہ بے شرم اور بیحیا کون ہے - وہی بیحیا ہے - جو اپنی تحریر کا آپ خلاف کہے پھر اسی اپنے مخالف کلام کو بطور سند پیش کرے -" (دیکھو ثناء اللہ کا مرقع جون ۱۹۰۷ء)

پھر اسکی بیحیائی کا کمال یہی دیکھ لو کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے وصال کے بعد اپنی رائے کو پھر بدلتا ہے - اور لکھتا ہے - کہ مرزا صاحب نے میرے متعلق پیشگوئی شائع کی تھی (دیکھو ضمیمہ مرقع مذکور ماہ جون ۱۹۰۸ء)

اس کانے شیر پنجاب کو سوجھتا بھی نہیں کہ دعوتِ مباہلہ میں حضرت اقدس نے یہی صاف

لفظ نہیں لکھدیا ہے۔ کہ یہ کسی الہام یا پیش گوئی کے بنا پر نہیں۔ اور ثناء اللہ خود بھی اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء میں اس بنا پر بھی اس دعوت مباہلہ سے انکار کرتا ہے۔ کہ اس مضمون کو بطور الہام و پیش گوئی کے شائع نہیں کیا۔ سچ ہے کہ مامور کی مخالفت انسان کو اندھا کر دیتی ہے۔ حضرت اقدس مرزا صاحب تو صاف لکھتے ہیں کہ یہ کسی الہام یا پیش گوئی کی بنا پر نہیں۔ اور یہ کور چشم کہتا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے پیش گوئی کی تھی۔ صدقے تیری بیحیائی اور ڈھٹائی کے۔

جب اس مخبوط الحواس کو ہوش دلایا گیا تو اُسنے گھبرا کر جھٹ ایک تیسری رائے قائم کردی کہ مباہلہ نہیں۔ "بد دعاء" ہے چنانچہ آپ بھی اس اندھے کے ساتھ ہو کر دنکو تارے گنانے لگے اور اپنے اشتہار میں لکھ مارا کہ اصلی معنی میں مباہلہ نہیں بلکہ دعاء مرزا ہے۔

جناب من یہ تو ظاہر ہے کہ دعاء یا بد دعاء جسکو آپ دعاء مرزا کہتے ہیں۔ ثناء اللہ کے بالمقابل تھی ایک طرفہ دعاء اگر ہوتی۔ تو حضرت اقدس مرزا صاحب صرف ثناء اللہ کے حق میں کر دیتے دونوں فریق کا شامل کرنا صاف بتلا رہا ہے۔ کہ یہ مباہلہ کی دعا تھی۔ کیونکہ مباہلہ میں دعاء ہی تو کیجاتی ہے۔ کچھ تلوار نہیں چلائی جاتی۔ جیسا کہ ثناء اللہ نے بھی اُسکو مباہلہ سمجھا۔ اگر دعاء مباہلہ نہ تھی تو ثناء اللہ کے پاس دعاء مباہلہ کا روانہ کرنا اور ثناء اللہ کو دعاء مباہلہ کے نیچے لکھنے کی تحریک کرنی کیا معنی رکھتا ہے۔ اگر وہ صرف ایک طرفہ دعاء تھی تو ثناء اللہ کا یہ لکھنا کہ ہم اسکو منظور نہیں کرتے کیا معنی رکھتا ہے۔ ایکطرفہ دعاء میں ثناء اللہ کا منظور یا نامنظور لکھنا کیا اس بات کو واضح نہیں کرتا کہ ثناء اللہ نے اوسکو دعوت مباہلہ سمجھکر اپنی منظوری یا نامنظوری کی ضرورت سمجھی [illegible] دکھائی کہ اگر اس عیسیٰؑ دم کے مقابلہ میں ہم آتے تو ضرور میرا بھی وہی حال ہوگا جیسا کہ آتھم۔ لیکھرام۔ ڈوئی۔

(نوٹ) جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے دم سے کفار مریں گے۔

غلام دستگیر قصوری۔ اسمعیل علیگڈہی۔ وغیرہ کا ہوا۔ اب حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے وصال کے بعد ثناء اللہ جو نادان بنا تو بنا مگر اسنے نعوذ باللہ خدا پر بھی نادانی کا الزام لگایا کہ جو طریق فیصلہ کن نہیں تھا۔ اور کوئی دانا اسکو منظور نہیں کر سکتا تھا خدا نے اسکو منظور کر کے نعوذ باللہ اپنی نادانی کا ثبوت دیا۔ دیکھو ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار اہلحدیث میں ثناء اللہ صاف لکھتا ہے کہ یہ دعاء کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی۔ اب میں ثناء اللہ اور اسکے ہوا خواہوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا وہ عقیدہ جو ۱۹۰۷ء میں آپکے نزدیک دجل فریب اور خلاف منہاج نبوت تھا ۱۹۱۰ء یا ۱۹۱۱ء میں ہمیں صداقت حق اور دانائی اور طریقہ شریعت ہو گیا اور وہ دعاء جو کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں تھی۔ اب کس طرح دکس دلیل سے فیصلہ کن ہو گئی؟

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دعوت مباہلہ کو شائع کر کے اوس کے نیچے لکھدیا ہے۔ کہ ثناء اللہ اسکو اپنے پرچہ میں چھاپ دے اور جو چاہے اس کے نیچے لکھدے چنانچہ ثناء اللہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار اہلحدیث میں چھاپ کر اسکے نیچے لکھتا ہے۔ کہ مجھکو منظور نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اسکو منظور کر سکتا ہے۔ یہ طریق فیصلہ کن نہیں۔ عمر کی مہلت پانے والا بدکار۔ جھوٹا۔ مفسد و دغاباز نافرمان ہوتا ہے۔ غور کرو خدا نے ثناء اللہ کے اقرار کے موافق اسکو مہلت دیکر اوسکا دغاباز۔ بدکار۔ فریبی۔ نافرمان۔ جھوٹا۔ ہونا ظاہر کر دیا۔ اور حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعودؑ سے جو کہ واقعی سچے تھے اعلان بار دوم یعنی دوسرا طریق فیصلہ شائع کرا کر اپنے جام وصال سے (موافق وعدہ الوصیت وغیرہ کے) سیراب کیا۔

اخبار اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء میں ثناء اللہ کا انکار شائع ہوا اور قبل انکار کرنے ثناء اللہ کے ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر کا حوالہ دینا تمہاری تیز فہمی کا ثبوت ہے۔ اور نہ معلوم کہ یہ تمہاری کس قسم کی منطق ہے کہ کوئی دعوت

مباہلہ جو خدا کی مشیت سے شایع کیجائے۔ اوسمیں فریق مخالف کے منظوری یا نامنظوری کو دخل نہو۔ خدا کا قانون تو یہ ہے۔ کہ مباہلہ کا اثر دونون فریق کی منظوری سے ہوتا ہے۔

حسب حوالہ ہم تمہارے یہ بھی مانتے ہیں کہ اس دعوت مباہلہ کی بنیاد خدا کے طرف سے رکھی گئی ہے۔ اگر مشیت ایزدی سے یہ دعاء مباہلہ شایع نہوتی تو ثناء اللہ کا انکار کیونکر کرتا۔ اور جب انکار نہ کرتا تو اوسکا بدکار۔ دغاباز۔ جھوٹا۔ فریبی نافرمان ہونا کیونکر دنیا پر ثابت ہوتا۔ خدا کی طرف سے بنیاد رکھنے کے یہی معنی ہیں اور مشیت ایزدی نے ثناء اللہ کو اسی کے اصول کے موافق ایسی راہ سے پکڑا۔ کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے۔ دیکھا تمنے یہ ہے خدائی فیصلہ اور ثناء اللہ کے بے شرم بے حیا فریبی دغاباز وغیرہ ہونے کا بین ثبوت۔

کیون اپنے ثناء اللہ کے حامیو حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعود کے دعوت مباہلہ کو شایع کرنے اور ثناء اللہ کے انکار و فرار اور اوسکے مختلف و متنائن بیانات کو چھپانے سے کب تک کام چلے گا۔ آخر تمہاری دغابازی عقلمندون پر ظاہر ہو گئی اور ہو کر رہے گی۔

اخبار ۱۳ جون ۱۹۰۷ء کا حوالہ دیکر تمنے جو ایک قول نقل کیا ہے اوسمین یہودیوں کی طرح تحریف کرکے لوگونکو دہوکہ دینا چاہا ہے۔ اور اس تمہاری تحریف کے ثبوت کے لئے خود ثناء اللہ کا مرقع ماہ اکتوبر ۱۹۰۷ء کافی ہے جسمیں یہ ہے کہ "جب ثناء اللہ مباہلہ کے لئے نہ آئے تو خدا کی مشیت نے دوسری راہ سے پکڑا" اور نہ معلوم تمنے یہ جملہ کہ "اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں چلا گیا ہے۔" کس کے کہنے سے لکھا ہے۔ یا تو تم لوگونکو دہوکہ دیتے ہو۔ یا تمکو کسی نے دہوکہ دیا ہے۔ مشیت ایزدی نے دوسری راہ سے پکڑا۔ یہ جملہ اعلان بار دوم کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ جو ثناء اللہ کے

انکار کے بعد ۱۰ جون ۱۹۰۷ء کے اخبار الحکم میں شایع ہو چکا تھا جس اعلان بار دوم یعنی دوسرے طریق فیصلہ کو ثناء اللہ نے بھی اپنے مرقع اگست ۱۹۰۷ء میں شایع کیا ہے اور لکھتا ہے کہ

"قادیانی کرشن نے اور روپ بدلا" "قادیانی کرشن نے ایک اور اعلان شایع کیا ہے" دیکھو کسقدر تمنے لوگونکو دہوکہ دینا چاہا تھا۔ شرم!

تمہارے امر دوم کی بابت اسقدر جواب کافی ہے کہ جو اشتہار ہماری طرف سے شائع ہوا تھا۔ اوسمیں ہمنے صاف لکھدیا ہے۔ کہ یہ اصول ثناء اللہ کے ہواخواہون نے شایع کیا کہ "حرامزادے کی رسی دراز ہوتی ہے۔" جیسا کہ ثناء اللہ اور اوس کے ہواخواہون کی عادت ہے کہ اکثر کسی دوسرے کے نام سے بھی اشتہار شایع کرایا کرتے ہیں تم خود ہی غور کرو عقلمندونکو اشارہ کافی ہے۔" اور ہم اوس اشتہار کے ذمہ وار نہیں جو قبل میری اصلاح کے مطبع سے لے بھاگا ہو۔"

اس بات پر تمنے زیادہ زور دیا ہے کہ ثبوت دو ورنہ جھوٹ کی سزا سے ڈرو۔ سنو ہر ایک مسلمان کو جھوٹ کی سزا سے ڈرنا چاہیئے مگر وہ کیونکر ڈر سکتا ہے جسکا یہ اصول ہو کہ انسان جھوٹ بولکر اور زنا وغیرہ گناہ کبیرہ کرکے بھی متقی رہ سکتا ہے ہم اس امر پر زیادہ زور دینا نہیں چاہتے اور نہ اس سے ہمارا کچھ فائدہ نکل سکتا ہے۔ اگر وہ اشتہار دکھا ہی دیا جائے اور واقعات کے ذریعہ ثابت ہی ہو جائے تو شاید ثناء اللہ کے ہواخواہ یہ کہدیں گے۔ کہ اسمیں مولوی ثناء اللہ کا کوئی قصور نہیں اگر قصور یا غلطی یا گناہ جو کچھ ہو وہ اوسکے مرتکب کا ہے ہمارے پاس مولوی ثناء اللہ کے اقراری و اختیاری جرائم جھوٹا نافرمان بدکار دغاباز اور مفسد کا ثبوت کب کم ہے۔ جو اوسکے غیر اختیاری جرم کی طرف ممد لگائیں۔

کیون حضرت ثناء اللہ نے اپنے مرقع ماہ اگست ۱۹۰۷ء میں اعلان بار دوم کا

کیا جواب دیا ہے۔ ہمنے تو اپنے اشتہار مورخہ ۴ر دسمبر ۱۹۱۰ء میں یہ لکہا تہا کہ دعوت مباہلہ کو جب ثناء اللہ نے منظور نہ کیا تب حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعودؑ نے دوسرا طریق فیصلہ شائع کیا اور اس آخری طریق فیصلہ (اعلان بار دوم) کو بہی ثناء اللہ نے منظور نہیں کیا۔ آپ اوسکے جواب میں لکہتے ہیں کہ فلان پرچہ میں جواب دیدیا ہے۔ کیا جواب دیا ہے۔ یعنی اس اعلان باردوم کو منظور کیا یا نہیں آپنے اوسکو کیون نہیں لکہا۔ آپ کا موجودہ جواب ٹہیک اسی طرح ہے جیسے اصلی مباہلہ (غیر اصلی (نقلی) مباہلہ۔

ہان جناب آپنے ثناء اللہ کو فاتح قادیان بہی لکہا ہے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ثناء اللہ نے دارالامان قادیان کو کب فتح کیا اور کس سے فتح کیا۔ قادیان شریف کو تو گورنمنٹ انگریزی نے فتح کرکے اپنے سایۂ عاطفت میں لے لیا ہے۔ اور آجتک قادیان (جسمیں مختلف مذاہب کے لوگ بستے ہیں) اسی کے قبضے میں ہے۔ کیا اسی ہوس پر ثناء اللہ نے رنجیت سنگہ کا لقب "شیر پنجاب" اپنے لئے مقرر کرکے رکہا ہے۔ سچ ہے۔ سکہا شاہی میں بہی مسلمانون پر بڑے بڑے مظالم روا رکہے جاتے تہے۔ خاصکر ہمارے حضرت امام علیہ السلام کے بزرگون پر۔ شاید یہ اسیی مناسبت کا اثر ہے کہ ثناء اللہ بہی آج احمدی جماعت اور اوسکے امام کے درپے آزار ہے۔

اَے خدا تو ہماری گورنمنٹ کو جسکے سایۂ عاطفت میں قادیان شریف جیسی مقدس جگہہ ہے ہمیشہ ہمارے سر زمین پر قائم رکہہ اور ہر ایک ایسے شخص کو جسکے دل و دماغ میں برٹش سلطنت کے کسی گوشہ کے فتح کرنے اور فاتح بننے کی ہوس ہو اور اوسکی کہچڑی اپنے دماغ میں پکاوے اوسکو ناکام۔ ذلیل اور نامراد رکہہ آمین۔

افلا یرون انا ناتی الارض ننقصہا من اطرافہا افہم الغلبون +

سچ بتانا کہ ثناء اللہ فاتح قادیان ہے۔ یا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی فتوحات کا سلسلہ آجتک جاری ہے۔

کیا تم نہیں دیکہتے کہ ہر مذہب و فرقہ خصوصاً فرقہ اہلحدیث (غیر مقلد) کے کس قدر لوگ حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں داخل ہوئے اور برابر ہو رہے ہیں۔ تمہارے ثناء اللہ کے گروؔ شیخ الکل میان نذیر حسین کے مولد و مسکن (سورجگڈہ ضلع مونگیر) پر آج حضرت اقدس مرزا غلام احمد جری اللہ فی حلل الانبیاء کا روحانی پرچم کس شان سے لہرا رہا ہے۔ اونکی مسجد ویران ہے اور احمدیونکی آباد ہے۔ اونکے یہان الّو بولتا ہے اور احمدیونکے یہان نعرہ اللہ اکبر بلند ہوتا ہے۔ اور ایک خاص جماعت (جوکہ میان صاحب کی نام لیوا جماعت تہی) کے دلونپر حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور آج وہ حضرت اقدس مرزا صاحبؑ کی غلامی پر فخر کرتی ہے۔ اسی طرح میان صاحب نذیر حسین کے عارضی مسکن دہلی میں بہی شاہزادہ امن حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کا ایک جنرل میر قاسم علی احمدی رہتا ہے۔ حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ السلام کے اس خالد صفت جنرل نے دارالسلطنت دہلی میں آریون اور عیسائیونکے مذہبی بغاوتونکو فرد کرکے وہابیت کے قلعہ میں تزلزل ڈالدیا ہے۔ اور اوسکی دیوار کو مسمار کرنے کے لئے ایک نئے انداز کا احمدی توپ ایجاد کیا ہے خدا نے چاہا تو بہت جلد اب ثنائی طلسم دہوان بنکر اُڑ جائیگا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جلسہ مذاہب اعظم مہوتسو جو تمام مذاہب کا مذہبی دنگل تہا اس جلسہ میں کامیابی اور فتح یابی کا تاج کسکے سر پر رکہا گیا۔ وہ سلطان القلم حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہی تہے۔ کانونیشن رلیجنز اوف کلکتہ اور کانونیشن رلیجنز اوف الہ آباد کے لیکچرون میں کون ممتاز رہا کیا وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعودؑ کے خدام حضرت

(نوٹ) بدر احمدی ایک ماہواری رسالہ ہے جسمین دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے مخالفین کو ملزم کیا جاتا ہے۔ منہ۔

مولوی محمد علی صاحب۔ ایم۔ اے وجناب خواجہ کمال الدین صاحب۔ بی اے۔ وجناب مولوی صدرالدین صاحب بی اے نہ تھے۔ اور کیا مدرستہ العلوم علی گڈھ میں مذہبی لیکچر اور اونکا افتتاح حضرت اقدس مرزا صاحبؑ کے ایک خادم کے ذریعہ نہ ہوا۔ تم خوب یاد رکھو کہ مذہبی فتح اور مذہبی کامیابی کا تاج ہر موقعہ پر حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود اور اونکے خدام کے لئے خدا نے خاص کر دیا ہے۔

آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ "مونگیری مرزائی فونوگراف ہیں جو قادیان کے اخبار جھوٹ سچ اونکے کانوں میں پہونچا دیتے ہیں یہ اوسیکو حق جان لیتے ہیں" حالانکہ اخبار اہلحدیث میں ہمیشہ اونکی قلعی کھولی جاتی ہے۔" سنو ہاں ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہم لوگ احمدی جماعت فونوگراف کی صفت بھی رکھتے ہیں۔ قادیان کے اخبار جو کچھہ جھوٹ کو جھوٹ اور سچ کو سچ کر دکھاتے ہیں بیشک ہم لوگ اوسکو حق جانتے ہیں کیونکہ وہ ہمارا **مفتی صادق** ہے اور ہمارا حکم ہے **مذاہب عالم** پر ریویو کرتا ہوا سلسلہ **احمدی** کے بدر کا نور ہم تک پہنچاتا ہے۔ جو کہ ہمارے **تشحیذ اذہان** کا باعث ہے۔

کیا تم اخبار اہلحدیث کی تمام باتوں اور اوسکے سارے فتووں کو صحیح سمجھتے ہو اگر بعض کو صحیح سمجھتے ہو اور بعض کو نہیں تو اخبار اہلحدیث تمہیں ضرور کہیگا کہ "**من چہ سرائم وطنبورۂ من چہ سراید**"۔ دیکھو اب میں اخبار اہلحدیث کی قلعی کھول کر دکھاتا ہوں۔ یہی تو دیکھنا ہے کہ تم اوسکے راگ کے ساتھہ اپنا سُر ملاتے ہو یا نہیں۔ وھو ہذا۔

نمبر ۱۔ انسان گناہ کبیرہ یعنی چوری۔ زنا اور جھوٹ وغیرہ بول کر کے بھی متقی رہ سکتا ہے دیکھو اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۹ء ثناء اللہ نے خود عدالت میں حلف لیکر ایسا اظہار بھی دیا ہے۔ اب خیال کر لو کہ اس اصول کے مطابق

ثناء اللہ جھوٹ وغیرہ کا مرتکب ہو کر بھی متقی بنے رہنے کا دعویدار ہوتا ہوگا۔

نمبر ۲۔ کل دریائی جانور حلال ہیں یہانتک کہ کتے۔ بلی بھی حلال ہیں (دیکھو اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۹ء) خیال کر لو کہ اس اصول کے مطابق ثناء اللہ اور اہلحدیث کے فتووں پر عمل کرنے والے کسقدر جونک۔ گرمچھ۔ مینڈک۔ کچھوا۔ سونس۔ گھونگا۔ ڈہونڑ۔ سانپ ہر قسم کے کیڑے۔ کتا۔ بلا۔ وغیرہ کل دریائی جانور کھاتے ہونگے۔

کیوں حضرت آپ تو اخبار اہلحدیث کی باتوں کو سچ مانتے ہیں اور قادیانی اخبار کی قلعی کھولنے والا جانتے ہیں۔ ثناء اللہ کے دسترخوان پر تو شاید آپ نہ پہونچ سکے ہوں۔ مگر سچ تو کہیے کہ آپکے پڑوسی اہلحدیث مولوی صاحب نے ان اغذیہ لطیفہ کی کبھی آپ کو دعوت دی ہے یا نہیں۔

چونکہ آپ حنفی ہونے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں (خدا کرے آپ سچے حنفی ہوں) اسلئے اخبار اہلحدیث کی منافقانہ چالبازیوں میں سے کچھہ آپ کے پیشکش ہے۔ اگر آپ واقعی امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے ماننے والے ہونگے۔ تو پھر کبھی اخبار اہلحدیث امرتسر کی غلاظت برداشت کرنے کی کوشش نکرینگے۔ چونکہ یہ ہم لوگونکا ایمان ہے کہ ہر ایک جو کسی امام کی توہین کرتا ہے خدا کا دشمن اور مخالف ہے۔ اسلئے منجملہ اور فرضوں کے ہمارا ایک فرض یہ بھی ہے۔ کہ سیدنا حضرت ابو حنیفہ علیہ السلام کی توہین کرنے والوں کی قلعی کھولکر اونکی منافقت کا پردہ فاش کریں۔

نقل کفر کفر نباشد۔ دیکھیئے آپکے اخبار اہلحدیث امرتسر میں کیسے کیسے مضامین شایع ہوتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ حافظہ والے نہیں ہیں۔ حدیث میں غلطیاں کرنے والے ہیں۔ اون کو حدیث یاد نہیں۔ ابو حنیفہ حدیث میں یتیم تھے۔ فقہ حنفی ابو حنیفہ مجادلہ ہے۔ علمائے اہلحدیث کے حجاموں کے علم کو بھی امام

ناظرین دیکھا آپنے سیدنا امام ابوحنیفہ رح کو تو حدیثیں یاد نہیں اونکے سبب عراق بدنام ہوگیا۔ امام ابوحنیفہ رح کا علم علمائے اہلحدیث کے حجام کے علم سے بھی کم ہو مگر انکے شیخ الکل میان صاحب نذیر حسین دہلوی محدث ہوجائیں۔

کار پاکان بر بدان کردن قیاس
کار ناپاکان بود آئے بدحواس۔

سنو اجب کہ غیر مقلد فرقہ کا وتیرہ ہی یہ ہے۔ کہ وہ ہر ایک امام کی توہین و نکتہ چینی بیان کرے۔ پھر اگر اوس نے ہمارے امام مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کی توہین و نکتہ چینی کی تو کوئی تعجب کا مقام نہیں۔ تو اونکا موروثی پیشہ ہے۔
تمہارے ثناء اللہ کی قلعی کھولنے اور ثناء اللہ اور ابراہیم سیالکوٹی وغیرہ اہلحدیث کا دجل ظاہر کرنے کے لئے ہمارے شیر اسلام اخویم مکرمی میر قاسم علی صاحب احمدی ایڈیٹر الحق نے ایک ماہوار رسالہ "احمدی" مقام دہلی تیراہا بیرم خان سے جاری کیا ہے۔ جسکا پہلا نمبر بفضلہ تعالےٰ یکم جنوری ۱۹۱۱ء کو شائع ہوگیا ہے۔ جسمیں ثناء اللہ کا خصوصاً یہودی ہونا دلائل بینہ وغیرہ سے دکھایا گیا ہے۔ اس پرچے میں مثیل یہود مولویوں سے دس سوالونکا جواب طلب کیا گیا ہے اگر حقیقت کی تلاش رکھتے ہو تو پرچے مذکور دیکھو۔
ہمارے گذشتہ اشتہار میں حضرت عیسیٰ اسرائیلی علیہ السلام کے زندہ بجسم عنصری آسمان پر جانے و آنے کی کہانی۔ دجال اور اوسکے ستر گز والے لمبے گدھے کا طولانی قصہ اور انکا ثبوت۔۔۔۔۔۔۔۔
تمہارے لمبے لمبے جبہ اور دستار والے مولویوں سے طلب کیا گیا تھا۔ ان بچاروں سے تو کچھ بن نہ آیا۔ لیکن تمنے ان کے اس داغ ندامت کو مٹانے کے لئے (وہی غیر مقلد مولوی رجسکا مذہب ہی کہ جھوٹ بولکر بھی انسان متقی رہ سکتا ہے)

نہیں پہونچ سکتے۔ نمبر۷ الغرض امام صاحب کی بے لگی قرآن و حدیث پر تو گویا محدثین کا اجماع ہوچکا ہے۔ نمبر۸ ابو یوسف نہ ہوتے تو امام ابوحنیفہ کی شہرت نہ ہوتی۔ نمبر۹ امام مبارک نے کہا کہ جس مجلس میں ابو یوسف کا تذکرہ ہو اوس مجلس میں میں بیٹھنا نہیں چاہتا۔ نمبر۱۰ اسمعیل اور اونکے باپ حماد اور اونکے باپ ابوحنیفہ کی وجہ سے تمام ملک عراق بدنام ہوگیا۔ یعنی عراق والا آدمی اگر سنلو حدیثیں سناوے تو ننانوے کو تو چھوڑ ہی دو اور ایک جو باقی رہی اوسمیں بھی شک رکھو (اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۷ جنوری ۱۹۱۰ء) اور ملاحظہ ہو نمبر۱۱ ان امام پرستونکو یہ سننے کی تاب کہاں بس چیخ اٹھے اور دوہائی تہائی مچانے لگے۔ دوڑیو۔ پکڑیو غضب ہوگیا کفر ہوگیا۔ امام صاحب کو محدثین میں شمار نہیں کیا۔ راوی ضعیف بتایا حافظہ میں فتور عربی دانی میں قصور بتایا چاروں طرف سے پھبتیاں کہنے لگیں۔ مقلد بیچارے کم فہم تو ہوتے ہی ہیں۔
(دیکھو اخبار اہلحدیث ۲۶ر نومبر ۱۹۰۹ء)
مقلد بننا جہالت اور بے علمی پر مبنی ہے۔ (دیکھو اخبار اہلحدیث ۴ر نومبر ۱۹۱۰ء)
سچ فرمایا ہے ہمارے امام مرزا غلام احمد علیہ السلام نے۔

آنکہ در زندان ناپاکی است محبوس و اسیر | ہست در شان امام پاکبازان نکتہ چین
تیر بر معصوم می بارد خبیث بد گہر | آسمان را می سزد گر سنگ بارد بر زمین

کہاں تو اخبار اہلحدیث میں یہ مضامین شائع ہوتے ہیں کہ مقلد بننا جہالت سے کم علمی سے کم فہمی ہے۔ امام ابوحنیفہ کے ماننے والے امام پرست ہیں اور پھر دیکھو ثناء اللہ اپنے کو ایک شخص کا مقلد کیا بلکہ قائم مقام ہونا ظاہر کرتا ہے۔ ثناء اللہ اپنے مرقع اگست ۱۹۰۷ء میں لکھتا ہے کہ یہ خاکسار میان صاحب نذیر حسین محدث دہلوی کا قائم مقام ہے سچ ہے ونیز کہتے ہیں ہمارے چنان

کے رامپور ہی واقعہ کو بغیر تحقیق لکھ ڈالا کہ رامپور میں سچائی کی فتح ہو چکی ہے اِسکا جواب یہی ہے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین.* اجی حضرت وہ کونسی آیت قرآنی یا حدیث صحیح ہے جس سے حضرت عیسیٰ اسرائیلی علیہ السلام کا بجسم عنصری آسمان پر زندہ رہنا ثابت کیا گیا ہے۔ آپنے اِسکو کیون نہیں بیان کیا یہ مطالبہ ہمارا آپ پر اور سارے مونگیری علماء پر اور عرصہ دراز سے ثناء اللہ پر ہے۔

اچھا آؤ اب ہم تمہیں ایک عجیب بات سناتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے آسمان پر زندہ رہنے کا قائل نہیں ہے۔ وہ صرف آپ جیسے سطحی خیال والوں کو دہوکہ دیتا ہے۔ اوسکے دو دانت ہیں کھانے کے اور دکھانے کے اور جب ایک آریہ دھرم پال نامی اپنی کتاب ترک اسلام میں اسلام پر اعتراض کرتا ہے۔ کہ کیا انسان بھی آسمان پر زندہ جاسکتا ہے قرآن میں کیسی بیوقوفی کی باتیں ہیں تو ثناء اللہ گھبرا کر اسکا جواب اپنی کتاب ترک اسلام میں یہ دیتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر زندہ جانے سے یہی مراد ہے کہ وہ محفوظ جگہ جا پہنچے۔ (دیکھو ترک اسلام صفحہ ۵ مطبوعہ بار دوم مورخہ اپریل ۱۹۱۰ء) دیکھتے تم ثناء اللہ کے دو دانت۔ آریہ کو تو یہ جواب دیتا ہے اور احمدیوں کے مقابل میں اپنے اس جواب کو بھول جاتا ہے۔ احمدیوں کا بھی تو یہی مذہب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہجرت کر کے ایک محفوظ جگہ (کشمیر جنت نظیر) جا پہنچے۔

احمدی عوام سے کہتے ہیں کہ ثناء اللہ کو حیات عیسیٰ ثابت کرنے سے موت آتی ہے۔ وہ کبھی بھی خم ٹھونک کر اس مسئلہ پر بحث نہیں کر سکتا ہے۔ وہ ٹالا ول اور سکوت کرتا ہے۔ کبھی تو وہ اپنے دوستوں کو صلاح دیتا ہے کہ اس مسئلہ پر بحث کرو۔ حیات عیسیٰ کی بلا دفع ہو (دیکھو الہامات مرزا صفحہ ۱۰) مگر میں کہتا ہوں اجی حضرت!

* نوٹ: بعد رامپور کے مباحثہ کی کیفیت ثناء اللہ کا لاجواب ہو [illegible] ثناء اللہ کا [illegible] خلاف [illegible] حضرت مرزا صاحب [illegible] شرائط کی پابندی نہ کر کے غلط بحث کرنا حیات عیسیٰ کا ثبوت نہ دے سکنا دیکھو [illegible] اخبار [illegible] جولائی [illegible] صفحہ [illegible]

یہ بلا قدموں لگی ہے۔ جب تک آپ خود نہ مرجائیں نہیں چھوٹتی۔

تیری کمزوریاں تیری لیلیں دیکھ لیں ہمنے
تیرے پیچھے ہی پیچھے ہر جگہ پھرتی ہے رسوائی

کیا آپکو یاد نہیں کہ حال ہی میں مقام منصوری میں خدانے احمدیوں کو مباحثہ میں کیا کامیاب اور منصور کیا۔ اور ثناء اللہ کی چالبازی اِسکی رسوائی کا سبب ہوئی دور کیون جاؤ ابھی ابھی بمقام سورجگڈہ ضلع مونگیر میں ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۰ء کو مولوی سید وجاہت حسین صاحب مختار نے بحیثیت وکیل منجانب جماعت اہل حدیث (جو کہ میان صاحب نذیر حسین کے قرابت مندونکی جماعت ہے) تحریری شرائط مناظرہ بالمقابل ہمارے دوست اخویم جناب مولوی محمد سعید الحسن صاحب مختار احمدی کے طے کیں جنمیں وکیل اہلحدیث نے یہ شرط لگائی تہی۔ کہ ہم مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری ایڈیٹر اہلحدیث کو بالمقابل مولانا میر قاسم علی صاحب احمدی ایڈیٹر الحق کے بغرض مباحثہ پیش کرینگے معلوم نہیں کہ پھر کیا ہوا انکے ابوالوفا ثناء اللہ نے ان لوگونکے ساتھ کیون بیوفائی کی یا میر قاسم علی صاحب کے نام سے ڈرے یا حیات عیسیٰ کے ثبوت سے انکو موت آئی۔ واللہ اعلم کیا ہوا (اسکی حقیقت کو خود مولوی انور حسین صاحب اہلحدیث مونگیری اور مولوی شاہ شفیع احمد صاحب مولانگری سے حلفیہ پوچھ لو۔)

کہ یکایک ۲۳ اکتوبر ۱۹۱۰ء کو مولوی سید وجاہت حسین صاحب وکیل منجانب جماعت اہلحدیث نے ہم لوگونکے سامنے حاضر آکر اپنا باز دعویٰ مرقومہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۱۰ء پیش کیا وہ اپنے باز دعویٰ میں لکھتے ہیں "کہ ہمکو اِسوقت مباحثہ کرانا منظور نہیں ہے۔ اِسلئے وہ شرائط مناظرہ جو ہمارے اور آپکے پاس ہے۔ کالعدم سمجھا جائے"۔ جس کسی کو وکیل جماعت اہلحدیث کا دستخطی باز دعویٰ دیکھنا ہو ہمارے پاس آکر دیکھ لے۔

سنو اب پھر ہم تمہیں اور مونگیر کے کل مولویونکو للکار کر کہتے ہیں کہ اے مولویونکے
اے سجادہ نشینون! اور اے پیرزادون اور اے وہ لوگون جو
علمیت کا دعوی کرنے والے ہو اگر کچھہ بھی تم حیا و شرم و غیرت
رکھتے ہو تو مسیح اسرائیلی علیہ السلام کے بجسم عنصری زندہ آسمان پہ جانے یا زندہ بجسم
عنصری آسمان سے آنے کی آیت قرآنی یا حدیث صحیح پیش کرو ورنہ فضیلت کی دستار
اور ظاہری تقدس کے جبے اوتار پھینکو۔ اتقوا اللہ حق تقاتہ۔

منازباکلہ سبز و خرقہ پشمینہ — کہ زیر مرقع ملمع فریبیا باشد
ترا نمی رسد انکار ما کہ نا مردی — تو باز نان بنشین گر ترا حیا باشد

راقم

حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی مسعود کا خادم

حکیم خلیل احمد سیکرٹری

انجمن احمدیہ مونگیر

(نوٹ) سلسلہ احمدیہ کی تمام کتابیں اور عیسائیون اور آریون کے رد میں ہر قسم کی کتابیں سید محمد عبد الغفار صاحب تاجر کتب بڑا بازار مونگیر سے طلب کرو

ایک احمدی اور وہابی کا مکالمہ

وہابی کیا ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو مرزا غلام احمد صاحب نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے بالمقابل جو آخری فیصلہ شائع کیا وہ آخری فیصلہ نہیں ہے۔

احمدی نہیں وہ آخری فیصلہ کسی صورت سے نہیں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ آخری فیصلہ اسی کو کہتے ہیں۔ جسکے بعد کوئی دوسرا فیصلہ نہ ہو۔ جب ثناء اللہ نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کے طریق فیصلہ کے نیچے یہ لکھا کہ "یہ طریق فیصلہ کن نہیں" "یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی" "یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور کوئی دانا اسکو منظور کر سکتا ہے" عمر کی مہلت پانیوالا جھوٹا نافرمان مفسد دغاباز ہوتا ہے" ثناء اللہ کے اس انکاری جواب کے بعد حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام نے دوسرا طریق فیصلہ اعلان بار دوم میں شائع کیا اور ثناء اللہ کو اس طریق آخر سے فیصلہ کے لئے بلایا۔ جسکو ثناء اللہ نے خود بھی اپنے مرقع اگست ۱۹۰۷ء میں لکھا ہے۔ اس لئے اب آخری فیصلہ اعلان بار دوم ہے۔ کیونکہ طریق فیصلہ اول بوجہ انکار ثناء اللہ کے فیصلہ کن نہیں رہا۔ (یہ اعلان بار دوم ۱۰ جون ۱۹۰۷ء کے اخبار الحکم میں بھی شائع ہو گیا)

وہابی۔ اچھا آخری فیصلہ نہ سہی مرزا صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب سے مباہلہ تو ہوا۔ اسلئے مرزا صاحب کا انتقال بمرض ہیضہ یا اسہال مولوی صاحب کے مباہلہ کا نتیجہ ہے۔

احمدی کیا خوب۔ ثناء اللہ نے جب منظور ہی نہ کیا اور انکار کر دیا تو مباہلہ کیونکر ہوا۔ مباہلہ تو جانبین سے ہوتا ہے۔ دیکھو ثناء اللہ خود مباہلہ کے معنی

بیان کرتا ہے کہ "مباہلہ اوسکو کہتے ہیں کہ فریقین بالمقابل ایکدوسرے کے حق میں بددعا کریں" (دیکھو ثناءاللہ کا مرقع بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۸ء) اور جب مباہلہ ہی نہ ہوا تو اسکا نتیجہ کیا۔ . . . . . حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعودؑ کا انتقال بمرض ہیضہ ہوا۔ اگر سچے ہو تو ڈاکٹر کا سند پیش کرو ورنہ جھوٹ کی سزا سے ڈرو اور بے تحقیق بات کہنے سے شرم کرو۔ تمہاری طرح تمہارے مولوی ثناءاللہ بھی کبھی درد گردہ کبھی ہیضہ بکا کرتے ہیں۔

وہابی۔ کیا مرزا صاحب کی دعا میں مولوی ثناءاللہ کی منظوری پر بھی کوئی بات موقوف تھی۔

احمدی بے شک اور ضرور موقوف تھی حضرت اقدس مرزا صاحبؑ نے پیشگوئی الہام یا وحی نہیں شایع کیا تھا جو منظوری کی ضرورت نہ ہوتی۔ اگر موقوف نہ تھی تو ثناءاللہ نے اپنی منظوری یا نامنظوری کی ضرورت کیوں سمجھی جو اوس نے یہ لکھدیا کہ "وہ مجھے منظور نہیں"

وہابی۔ ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے بدر میں صاف لکھا ہوا ہے۔ کہ اسکی بنیاد خدا کی طرف سے رکھی گئی ہے۔ اسمیں مولوی ثناءاللہ کی منظوری یا نامنظوری کو کیا دخل ہے۔

احمدی نہ معلوم کس طرح نکالا یہ آپکی نرالی منطق ہے۔ کہ جب کسی دعوتِ مباہلہ کی بنیاد خدا کی طرف سے رکھی جائے تو اوسمیں فریق مخالف کی منظوری یا عدم منظوری کو دخل نہ ہو۔ یہ دعا مباہلہ تھی جسمیں جانبین کی منظوری کو حسب قاعدہ شرعی ضرور دخل ہے۔ ہان جو بات کہ الہام یا وحی یا پیشگوئی کی بنا پر شائع کیجائے اوسمیں بیشک کسی کی منظوری یا نامنظوری کو ہرگز دخل نہیں یہان تو معاملہ ہی برعکس ہے۔ حضرت اقدس مرزا صاحبؑ

تو صاف کہتے ہیں کہ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں۔

وہابی۔ بدر ۱۳ جون ۱۹۰۷ء میں کتاب حقیقت الوحی کے مطالب پر جو جواب مولوی ثناءاللہ کو دیا گیا تھا۔ کیا اوسمیں اس فیصلہ کے طرف اشارہ نہ تھا اور اوسی بدر ۱۳ جون سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مولوی ثناءاللہ کے انکار ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کا اوس فیصلہ پر کوئی اثر نہ تھا۔ اور فیصلہ علی حالہ قائم ہے۔

احمدی۔ ہرگز ۱۳ جون ۱۹۰۷ء میں اس فیصلہ کیطرف اشارہ نہیں ہو سکتا۔ ہرگز اوس بدر میں یہ مذکور نہیں کہ "اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں چلا گیا ہے" بلکہ اوس میں اعلان بار دوم کیطرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ کیونکہ ۱۰۔ جون ۱۹۰۷ء کو بمقابل انکار مولوی ثناءاللہ کے اعلان بار دوم شائع ہوا جسمیں حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعودؑ نے دوسرا طریق فیصلہ پیش کیا۔ اور وہ سابق طریق فیصلہ کالعدم سمجھا گیا۔ چونکہ ثناءاللہ کے انکار کا اثر اوس سابق طریق فیصلہ پہ نہ ہوا ضرور ہوا۔ ہان جسطرح سے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کا دعوت مباہلہ بوجہ انکار مولوی ثناءاللہ کے مباہلہ نہ رہا اوسیطرح سے حضرت اقدسؑ کی یہ دعا ثناءاللہ کے یہ لکھدینے کی وجہ سے کہ یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں۔ دعا فیصلہ کن نہ رہی۔ اور اسی لئے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے ۱۰۔ جون ۱۹۰۷ء کو اعلان بار دوم شایع کیا۔ یعنی ثناءاللہ کو دوسرے طریق سے فیصلہ کے لئے چیلنج دیا۔

وہابی۔ مباہلہ نہ سہی دعا مرزا ہے۔

احمدی۔ مباہلہ میں بھی دعا ہی کیجاتی ہے تلوار نہیں چلائی جاتی ہے۔ ثناءاللہ جسکے حق میں یہ دعا کی گئی اوس نے خود اوسکو دعوتِ مباہلہ ہی سمجھا اور اپنی منظوری یا نامنظوری کی ضرورت سمجھی۔ ثناءاللہ نے ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے پرچے میں یہ لکھا کہ یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں۔

اور نہ کوئی دانا اسکو منظور کر سکتا ہے۔ یہ دعا رکسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی۔ جو دعا رکسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی اوسکو خود ہی پہر فیصلہ کن کہنا اور جسکو کوئی دانا منظور نہیں کر سکتا۔ اوسکی نسبت یہ کہنا کہ خدا نے منظور کر لیا۔ کس قدر جہالت و تعصب و خود غرضی ہے مگر اب کیا ہوتا ہے۔

شنتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد۔

وہابی کیا مولوی ثناء اللہ کے مرقع بابت اگست ۱۹۰۷ء میں اعلان بار دوم کا جواب شائع نہیں ہو چکا ہے۔ چشم بینا رکہتے ہو تو دیکھہ لو۔

احمدی اعلان بار دوم کا جواب آپ ہی ایمانداری سے مرقع مذکور میں دیکھہ لیجئے کہ سوائے غیر متعلق دو اشعار و ایک ناموزون مصرعہ اور ایک کُٹنڑی عورت کی کہانی کے اور کیا ہے۔ اس طریق فیصلہ سے بھی ثناء اللہ کا گریز ہر ایک سمجھدار اور منصف آدمی کے نزدیک ظاہر ہے۔ وہ اپنی جان بچاکر بھاگتا پھرتا ہے۔

انا کاشفوا العذاب قلیلا انکم عائدون ۞ یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ انا منتقمون ۞

ترجمہ ہم کہولتے ہیں عذاب کو تھوڑے دنوں پھر تم وہی کرتے ہو جبدن ہم پکڑینگے بڑی پکڑ بیشک ہم بدلہ لینے والے ہیں۔ (الدخان)

وہابی صاحب آپ ہی انصاف سے کہیئے کہ کون بینا ہے اور کون اعمیٰ۔

بزدل ثناء اللہ کا میدان مباہلہ سے ہر موقعہ پر گریز کرنا اور حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعودؑ کی رحیمیؐ و کریمی کی دو ہائی دیکر جان بچانا۔ اور بے شرم دن کی طرح باتیں بنانا اوسکے بے حیا۔ مفسد۔ دغاباز۔ جھوٹا۔ ہونیکا ثبوت ہے۔ کیا شیر پنجاب کے ایسے ہی لچھن ہوتے ہیں اور فاتح قادیان (خاک بدہنش) بننے کی یہی دلیل ہے۔ شرم شرم!!

سچ کہا ہے ہمارے شیر اسلام مولانا میر قاسم علی احمدی نے۔

منقول از اخبار اہلحدیث ۱۹ اپریل ۱۹۱۲ء

مباہل بنکے خود تو نے نہ کیوں آزما دیکھا ... کہ سمجھا تا سبھی جھگڑا نہ رہتا کچھہ تیرا باقی

وہابی۔ چودھویں صدی کا مسیح (ناول) میں مرزا صاحب کی حالت لکھی گئی ہے وہ صحیح ہے یا نہیں؟

احمدی۔ دیکھو اگر کوئی شخص تمہیں ایسے ہی گندی تحریری۔ ناپاک اور جھوٹی کتابیں امہات المومنین۔ میزان الحق۔ نخل اسلام۔ ترک اسلام۔ تہذیب الاسلام۔ ینابیع الاسلام۔ کلیات آریہ مسافر۔ اسلامی ڈھول کی پول۔ گپاشک محمدی۔ اسلامی فندگت۔ مسلمانی کے بانی کی کہانی وغیرہ دکھائے تو جس شخص کی اُن کتابوں میں تکذیب۔ توہین و تضحیک کی گئی ہو تو کیا معاذ اللہ ان کتابوں کو سُنکر یا دیکھہ کر اوسکے مضامین کو سچ سمجھہ لوگے۔ ہرگز نہیں۔

مذکورہ بالا کتابوں میں ہمارے تمہارے آقائے نامدار احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں کمبختوں نے بُری بُری اور ناپاک گالیاں استعمال کی ہیں۔ اور صرف آپؐ پر ہی نہیں بلکہ آپؐ کی ازواج مطہرات (ہمارے ماں باپ اون پر فدا ہوں) کی شان پاک میں بھی بیہودہ و ناجائز کلمات استعمال کئے ہیں۔ جنکو سُنکر بدن پر رعشہ پڑتا ہے۔ اور دل کانپ جاتا ہے۔ کیا صرف ان کتابوں کا شائع ہونا ہی معاذ اللہ اوسکی صداقت کی دلیل ہے اور ہمیں تو امید ہے کہ تم ہرگز اون کتابوں کو اور اون کے غلط اور بے بنیاد الزاموں کو صحیح نہیں سمجھو گے۔

اور سنو صرف اسی قدر کتابیں نہیں بلکہ چہہ کروڑ سے بھی زائد تعداد کی کتابیں اسلام کے اور نبی معصوم احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن متعصب اور بد باطن عیسائیوں اور آریوں و دیگر مخالفین اسلام نے شائع کی ہیں۔ اب جس طریقہ اور اصول پر اور جس کسوٹی پر رکہکر ان کتابوں کی

تکذیب تردید یا جانچ کرو گے۔ ٹھیک اوسی طرح پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفین کی کتابیں۔ چودہویں صدی کا مسیح۔ شہادت القرآن۔ الہامات مرزا صحیفۂ محبوبیہ وغیرہ کی تکذیب۔ تردید اور جانچ کیجائیگی۔ اس اصول کو خوب یاد رکھو ہر ایک موقعہ پر تمہیں یہ اصول برتنا پڑیگا۔

وہابی۔ دیکھو جی تم ہمیں وہابی کیوں کہتے ہو۔ حالانکہ ہم لوگ اپنے کو اہل حدیث کہتے ہیں۔

احمدی۔ سنو جی تم لوگ ہمیں مرزائی کیوں کہتے ہو حالانکہ ہم لوگ اپنے کو احمدی کہتے ہیں۔

وہابی۔ بیشک ہمنے آپکے جوابات اپنے سوالوں کے متعلق بہت کافی پائے میرا دل لرزم ہو گیا۔ گرچہ قبل بھی جب کبھی احمدیوں کی مدلل باتوں کا جواب مجھسے نہ ہو سکتا تھا تو حضرت اقدس مرزا صاحب کی صداقت کی جھلک بجلی کی طرح میرے سامنے آجایا کرتی تھی۔ مگر آج کی دو دو باتوں سے حضرت مرزا صاحب علیہ الرحمۃ کی صداقت آفتاب کی طرح روشن ہو گئی۔

احمدی۔ تو پھر یہ گھونگٹ کب تک رہیگا۔

وہابی۔ میں علانیہ اقرار کیونکر کروں مجھے تو اپنی قوم اپنے رشتہ داروں اور اپنے کفر فروش مولویوں سے ڈر لگتا ہے۔

احمدی۔ کیوں ڈر کیا یہ لوگ آپکا کیا بگاڑ لینگے۔ اے جناب یہ انگریزی سلطنت ہے۔ سکھا شاہی نہیں۔ کابل کی سرزمین نہیں۔ (جہاں دو بندگان خدا حضرت احمدی ہونے کیوجہ سے ظالموں نے شہید کر ڈالا)

وہابی۔ اجی حضرت آپ جانتے نہیں۔ میں بھی تو انہیں میں کا ایک ہوں انکے کرتب و خفیہ چالبازیوں سے خوب واقف ہوں۔ کچہریوں۔ بازاروں

عام تماشگاہوں اور مجلس وعظ میں تالیاں پٹوا دینا۔ گالیاں سنوانا احمدیوں کا مضحکہ کروانا انکا معمولی سا کام ہے۔ اسی طرح کسی احمدیوں کے نکاح کو ناجائز بتانا۔ جھوٹا مقدمہ چلانا۔ دہوبی حجام۔ بھنگی وغیرہ کو بھڑکا کر ایک احمدی کے بالمقابل اسٹرائیک کرا دینا یہ انکے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ کیا آپکو معلوم نہیں کہ ابھی حال ہی میں بمقام منصوری میں ایک شخص نے اپنے بیٹوں کو احمدی ہو جانے پر اوسکی بی بی سے اوسکو علیحدہ کرا دیا۔ اور ادن بیچاروں کو خوب پیٹا۔ جب اس سے بھی عاجز آیا تو کہنے لگا۔ کہ اچھا اے ہمارے بیٹوں تم ہماری ساری دولت لیلو خوب عیاشی کرو مزے اڑاؤ۔ مگر احمدی ہو جانے سے باز آؤ۔ آج وہ دونوں لڑکے آپکے خلیفۂ صاحب کے سایۂ عاطفت میں علم دین حاصل کر رہے ہیں۔ کیا آپ جانتے ہیں وہ منصوری والے بزرگ کون ہیں۔ ہمیں میں سے ایک ہیں۔

احمدی۔ ہر جگہ کی ایسی حالت نہیں۔ اور ہر جگہ کے مولوی شقی القلب نہیں ہوتے۔

وہابی۔ دانہ بند۔ پانی بند۔ کنواں بند۔ مسجد کا دروازہ بند۔ سلام کلام بند۔ اس قسم کے اسٹرائیک تو آپکے مونگیر میں بھی ہوتے ہیں۔ کیا منصوری کے واقعہ سے آپکے مونگیر کا یہ واقعہ کم ہے۔ آپ کی انجمن احمدیہ مونگیر کے سالانہ جلسہ کے بعد ہی کا تو یہ واقعہ ہے۔ ایک شخص نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے بیٹے تمنے کیا کیا کہ احمدی ہو گئے۔ تم عیسائی ہو جاتے تو بہ نسبت قادیانی ہو جانے کے اچھا تھا۔ کیا آپسے اوس احمدی لڑکے نے ذکر نہیں کیا۔

احمدی۔ ہاں اوس نیکبخت لڑکے نے ہمسے بھی ذکر کیا تھا۔ میرے سامنے تو اوسنے یہ بھی بیان کیا کہ میرے والدین میرے ہاتھ کا ذبیحہ ہی نہیں کھاتے

لیکن ہمنے اوس احمدی لڑکے سے یہ کہا کہ تم اپنے والدین کے لئے خدا سے دعائیں کرو کہ وہ اونکے دلمیں اسلام کا درد اسلام کی غیرت اور اوسکی عظمت ڈالدے۔

وہابی۔ دیکھا آپنے کیسی مخالفت ہے۔

احمدی۔ یہ مخالفت کوئی ایسی سخت مخالفت نہیں زیادہ تر جہلا اسطرحکی مخالفت کیا کرتے ہیں۔ پڑھے لکھے مولوی اور ملّانے تو نہیں کرتے۔

وہابی۔ آپکی بھی عجیب باتیں ہوتی ہیں اگر مولوی ملّانے اِس قسم کے فتوے نہ دیں اور اونکا اشارہ نہ ہو تو وہ کیوں ایسی حرکت کریں اِسمیں بیچارے جاہلوں کا کیا قصور ہے۔ وہ تو اپنے خیال میں ثواب حاصِل کرتے ہیں۔ جو کچھ مولانا سے ارشاد ہوتا ہے۔ بجالاتے ہیں۔ اگر وہ اونکا حکم نہ بجالائیں اور احمدیونکے حقمیں اِنصاف کی باتیں کہیں تو یہ حضرات جھٹ اونکو بھی بدنام ہی کردیں۔

اِحمدی۔ اِن لوگونکی مخالفت سوڈا واٹر کے جوش سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ اِنکی بزدلانہ مخالفت نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا کیا بگاڑ لیا۔ باوجود اِن لوگون کے ناخنون تک زور لگانے کے احمدی سلسلہ دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ ہر ایک مذہب اور فرقے کے لوگون نے احمدیہ سلسلہ کی مخالفت کی۔ قادیانکی رونق کو جاکر دیکھہ لو۔ بورڈنگ ہوس کی عالیشان عمارت مسجد النور کی نورانیت مقدسین کی کثیر جماعت کو دیکھکر حاسد کی آنکھہ خیرہ نہو جائے تو ہمارا ذمہ۔ رجوُع خلائق کا ایک معمولی سا نظارہ ۲۴ دسمبر ۱۹۱۰ء کی شب کو امرتسر کے ریلوے پلیٹ فارم کا ہے۔ جلسۂ قادیان میں شریک ہونیوالے احمدیونکی کثرت کو ہمارا انشاء اللہ جو کہ امرتسر ہی کا رہنے والا ہے۔ اگر دیکھہ لیتا تو شاید غصے میں اپنی بوٹیاں آپ نوچتا۔ یون تو ایام جلسہ مین ہر وقت

احمدیون سے بھری ہوئی گاڑیان بٹالہ کو جاتی ہتیں۔ چونکہ ۲۴ دسمبر کی شب کو میں بھی اِن احمدیونمیں تہا۔ اِس پر لطف نظارہ کو دیکھکر میری خواہش جوش مار رہی تہی کہ میں انشاء اللہ کو اوسکے گھر سے پکڑ لاؤن۔ اور رجوع خلائق اور حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسی کا یہ نظارہ اِس بدبخت کو دیکھاؤن۔ اور پوچھون کہ تیری جانتوڑ مخالفت نے حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا کیا بگاڑ لیا۔

وہابی۔ اجی حضرت آپ کچھہ کہیں مگر آپکی احمدیہ جماعت کی ہر جگہ مخالفت ہے میں تو علانیہ اپنے کو احمدی نہ کہونگا۔ بس دلمیں مان لیا ہے۔ ظاہر ہو جانے پر تو پہلی مخالفت گھر ہی میں میری بی بی کریگی۔ کیونکہ وہ ایک پیر صاحب کی مرید ہے۔ اور باہر ہیں مولوی صاحب مجھکو فوراً کافر کہدینگے اِسکے بعد خدائی فوجدار میرے ساتھ اسٹرائیک کرنا شروع کردینگے۔

احمدی۔ دیکھو میں تمہیں احمدی ہوجانے کے لئے مجبور نہیں کرتا۔ اور نہ ہمارا یہ مذہب ہے۔ مگر میں یہ ضرور کہونگا۔ کہ بہت سے مولویونسے ہمسے بھی ملاقات ہے بعض ہمارے اُستاد ہیں۔ بعض ہمارے دوست ہیں۔ بعض نے ہمارے ساتھ پڑھا بھی ہے۔ مگر یہ بزرگ تو احمدیونکو ہمارے سامنے کافر نہیں کہتے اور نہ احمدیون سے اِسقدر نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ تم اِن مولویونکا رونا کیون سناتے ہو۔

وہابی۔ چہ خوش۔ اَے حضرت آپ ہم سے زیادہ اُن لوگونکی حالت کو نہیں جان سکتے ہیں۔ آپ مجھسے زیادہ اُن لوگونکے قائم کردہ کفر فروشی کے محکمونسے واقف نہیں۔ میں اِنکا شیرہ چکا ہون۔ کیا آپکو یاد نہیں کہ جب مونگیر میں پنڈت ہیوحدت نے دو مسلمانون کو دیانندی بنانے کا اِعلان کیا اور بزعم خود اُن لوگونکو شدہ کرکے دیانندی بنا ہی لیا۔ خدا آپ لوگونکا بہلا کرے کہ آپ لوگون نے

اِس موقعہ پراسلامی لاج رکھہ لیا۔ ان مولویون نے کیا کیا۔ یہ کہکر ٹال دیا کہ ایک جائیگا تو خدا یا نچسو بھیجدیگا۔ اور اُلٹا آپ ہی لوگونکو ایک وحید العصر مختار صاحب نے الزام دینا شروع کر دیا۔ اِس موقعہ پر مولوی صاحبان کی خاموشی ملاحظہ کیجئے

اور جب کوئی شخص احمدی ہوجاتا ہے توکسقدر اُس بیچارے سے باز پرسی ہوتی ہے مولویونکے کیمپ میں کیسی گھبراہٹ اور کھلبلی مچ جاتی ہے۔ وہ ڈیو پکڑیو ہونے لگتا ہے۔ اب آپ خود خیال کرلیں کہ دیانندی ہوجانا انکے نزدیک کوئی ایسی معیوب بات نہیں۔ اور گھبراہٹ کی جا نہیں۔ مگر احمدی ہوجانا بہت خراب اور برا ہے۔ آپکے منہ پر اگر آپکو کوئی کافر نہیں کہتا۔ مگر عملی صورت میں تو آپکے ساتھہ کافرونکی طرح کا برتاؤ کیا جاتا اور کفر کے فتوؤن پر عمل درآمد ہوتا ہے۔

احمدی۔ اے بھائی بات یہ ہے کہ جہانتک ہو انسانکو حسن ظن سے کام لینا چاہیئے۔ مصیبتون کے بالمقابل صبر اختیار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ خدا جو سب سے بڑا ہے۔ وہ صابرونکا طرفدار ہے۔ اگر آپ کا دل اسقدر کمزور ہے تو آپ اسی خدا کے حضور جسکی رضا کے لئے آپ سچائی کو قبول کرنا چاہتے ہیں۔ سجدے کیجئے اور دعاؤنمیں اس سے قوت۔ ہمت۔ استقلال۔ طلب کیجئے۔ پھر آپکے اوپر اگر مصیبت اور مخالفت کا پہاڑ بھی آجائیگا تو آپ اوسکو ایک ذرہ کے برابر نہ سمجھیں گے۔ اگر حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی پر کچھہ شک ہے تو اُسی خدا سے صراط مستقیم پانے کی دعا کیجئے وہ آپکے دل اور سینہ کو کھولدیگا۔ کیونکہ خدا اپنے طلبگارونکو جو کہ دلی صفائی اور خلوص کے ساتھہ اوسکی طرف آتا ہے۔ کبھی ضائع نہیں کرتا۔

وہابی۔ اے حضرت میرا دل اب ہرطرح سے ملزم ہوگیا۔ مہربانی فرما کر

آپ ذرا اپنے عقاید کا خلاصہ تو بیان کردین۔

احمدی۔ حضرت اقدس مرزا صاحبؑ و اونکی جماعت کا مذہب و تعلیم یہ ہے۔

ما مسلمانیم از فضلِ خدا   مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم   ہم برین از دارِ دنیا بگذریم
آن کتابِ حق کہ قرآن نام اوست   بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
آن رسول کش محمدؐ ہست نام   دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
مہرِ او باشیر شد اندر بدن   جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام   ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست   زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود   آن نہ از خود از ہمان جائے بود
اقتدائے قولِ او در جانِ ماست   ہر چہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
از ملائک وز خبر ہائے معاد   ہر چہ گفت آن مرسلِ ربّ العباد
آن ہمہ از حضرتِ احدیت است   منکرِ آن مستحقِ لعنت است
معجزاتِ انبیائے سابقین   آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست   ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

خلاصہ تعلیم

خدا پر یقین رکھنا۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو شفیع اور خاتم النبیین جانتا۔ اور یہ یقین رکھنا کہ آسمان کے نیچے نہ اوسکے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے۔ اور نہ قرآن شریف کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔

اور کسی کے لئے خدانے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ نبیؐ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔ اور اسکے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدانے یہ بنیاد ڈالی۔ کہ اس کے روحانی فیض وبرکات وافاضۂ تشریعی کو قیامت تک جاری رکھا۔ اور اوسکے روحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعودؑ کو دنیا میں بھیجا۔

وہابی۔ مہربانی فرماکر اب آپ ہمیں یہ بتائیں کہ یہانپر قریب میں آپ کے احمدیہ سلسلہ کی کتابیں اور عیسائیون اور آریون کے رد میں ہر قسم کی مذہبی تاریخی اخلاقی کتابیں کہاں ملتی ہیں۔ میں اُن کتابونکی اسٹدی کرکے دلائل وبراہین کے کاری حربے سے ہر ایک مخالفت کا سر کچلونگا۔

احمدی۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تمام کتابیں اور آریون اور عیسائیون کے رد میں ہر قسم کی کتابیں۔ سید محمد عبدالغفار صاحب تاجر کتب کی دوکان۔ بڑا بازار۔ مونگیر میں ملتی ہیں ؞

خاکسار

حکیم خلیل احمد سکرٹری انجمن احمدیہ مونگیر۔

تاریخ ہشتم ماہ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء

(صداقتِ اسلام از مسیح موعود علیہ السلام)

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے / کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشان دکھلائے / یہ ثمر باغِ محمد سے ہی کھایا ہم نے
ہمنے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا / نور ہے نور اُٹھو دیکھو سنایا ہم نے
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا / کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
تھک گئے ہم تو انھیں باتوں کو کہتے کہتے / ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے
آزمائش کیلئے کوئی نہ آیا ہر چند / ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
یونہی غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں / وہ نہیں جاگتے سو بار جگایا ہم نے
جل رہے ہیں یہ سبھی بغضوں میں اور کینوں میں / باز آتے نہیں ہر چند ہٹایا ہم نے
اے لوگو اکہ یہیں نور خدا پاؤ گے / لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے
آج ان نوروں کا اک زور ہے اس عاجز میں / دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے
جب سے یہ نور ملا نور پیمبر سے ہمیں / ذات سے حق کے وجود اپنا ملایا ہم نے
مصطفیٰ پر ترا بیحد ہو سلام اور رحمت / اُس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے
ربط ہے جانِ محمد سے میری جانکو مدام / دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
اُس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں / لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے
موردِ قہر ہوئے آنکھ میں اغیار کے ہم / جب سے عشق اُسکا تہِ دل میں بٹھایا ہم نے
زعم میں اُنکے مسیحائی کا دعوےٰ میرا / افترا ہے جسے از خود ہی بنایا ہم نے
کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں / نام کیا کیا غمِ ملت میں رکھایا ہم نے
گالیاں سُن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو / رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے
تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمد / تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

تیری الفت سے ہو معمور میرا ہر ذرہ — اپنے سینہ میں اک شہر بسایا ہم نے
صفِ دشمن کو کیا ہمنے بحجت پامال — سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے
نور دکھلا کے ترا سب کو کیا ملزم و خوار — سب کا دل آتش سوزاں میں جلایا ہم نے
نقش ہستی تری الفت سے مٹایا ہمنے — اپنا ہر ذرہ تری رہ میں اڑایا ہم نے
تیرا میخانہ جو اک مرجع عالم دیکھا — خم کا خم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے
شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے — تیرے پانے سے ہی اُس ذات کو پایا ہم نے
چھُو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات — لاجرم در پہ تیرے سر کو جھکایا ہم نے
دلبرا مجھکو قسم ہے تری یکتائی کی — آپکو تیری محبت میں بھلایا ہم نے
بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش — جب سے دل میں یہ ترا نقش جمایا ہم نے
دیکھکر تجھکو عجب نور کا جلوہ دیکھا — نور سے تیرے شیاطین کو جلایا ہم نے
ہم ہوئے خیر اُمم تجھ سے ہی اے خیر رسل — تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے
آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام — مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہمنے

قوم کے ظلم سے تنگ آ کے مرے پیارے آج
شورِ محشر ترے کوچہ میں مچایا ہم نے

آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۲۴

ماہواری رسالہ احمدی

یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ میں دفتر اہلحدیث دہلی سے زیر ایڈیٹری حاجی قاسم علی احمدی سلسلہ احمدیہ کے امدادی مخالفین کے جواب میں ۳۲ صفحہ پر شائع ہوتا ہے ثناء اللہ امرتسری کے اعتراضات کا خصوصیت سے جواب دیا جاتا ہے قیمت سالانہ معہ محصولڈاک عہ پتہ ذیل سے درخواست آنے پر پیشگی قیمت ادا کرنے سے جاری ہوگا

ناظرین کو مژدہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتابیں جنمیں اسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت اور مخالفین کے ہر قسم کے اعتراضات کا دنداں شکن جواب دیا گیا ہے۔ اور اسلام کے تاباں و درخشاں چہرہ کو نہایت ہی آب و تاب سے دکھایا گیا ہے۔ اور نیز ہر قسم کی۔ مذہبی۔ اخلاقی۔ تاریخی۔ درسی کتابیں۔ اردو فارسی ہندی۔ دیگر مصنفین کی بھی سید محمد عبد الغفار صاحب احمدی تاجر کتب بڑا بازار مونگیر سے ملتی ہیں۔

براہین احمدیہ ہر چہار جلد	حقیقۃ الوحی	استفتا اردو
براہین احمدیہ حصہ پنجم	کتاب البریہ	درثمین فارسی
سرمہ چشم آریہ	چشمہ معرفت	درثمین اردو
نسیم دعوت	چشمہ مسیحی	الہدے
اسلامی اصول کی فلاسفی	شحنۂ حق	الحق دہلی
ضرورت امام	فتح اسلام	الحق لودھیانہ
تحفۃ النور	توضیح المرام	معراج الدین عیسائی کے
آسمانی فیصلہ	تریاق القلوب	چار سوالوں کا جواب
برکات الدعا	خطبہ الہامیہ	انجام آتھم و ضمیمہ انجام آتھم
نجم الہدے	اعجاز المسیح	سر الخلافت
نور القرآن	اعجاز احمدی	خلافت راشدہ ہر دو حصہ
شہادت القرآن	دافع البلاء	ہمارا مذہب
نزول المسیح	نور الحق	نور الدین
مسیح ہندوستان میں	کشتی نوح	فصل الخطاب
سناتن دھرم	منن الرحمٰن	تحفہ قیصریہ

ستارہ قیصرہ
اظہار حق
مرٔۃ الجہاد
حمامۃ البشریٰ
کرامات الصادقین
تحذیر المومنین
اعلام الناس
قادیان کے آریہ اور ہم
اختیار الاسلام
ازالۃ الاوہام
کلام الامام
خدا کا مسیح اور اس کا وصال
حقیقت نماز
ضرورت زمانہ
اسماء الحسنیٰ
ظہور المسیح
آیات الرحمٰن
پیدائش عالم
پیغام صلح
کرشن اوتار
سوانح عمری رسول کریم صلعم
سوانح بابا نانک

صحیفہ آصفیہ
آریہ سماج کا بانی اصلی روپ ہیں۔
اسلام بجواب ترک اسلام
سفسطہ دیانندی
ایک مسلمان کا پیغام
اذان کی فلاسفی
مکالمہ مسلمان و آریہ
الہی سلسلہ اور ارتداد
وید کے ظہور میں فتور
کفارہ
دہرمپال کا کچا چٹھا
گائے کی عظمت
ویدک ایشور
تنبیہ زبان دراز
رسالہ گوشت خوری
سومنگلا
مجربات نور الدین حصہ ۱
مجربات نور الدین حصہ ۲
سلک مروارید تکمل
اسلام کی پہلی کتاب
یسرنا القرآن عربی

صاعقہ ذوالجلال بر تجل
دہرمپال
شدہی کی اشدہی
ذوالفقار علی برگردن دیوشقی
شمس بازغہ

اخبار الحق

یہ اخبار آریہ سماج کے اعتراضوں کا جواب دینے والا اور آریہ اخباروں کا ہفتہ وار منہ بند کرنے والا دار السلطنت دہلی سے ہر جمعہ کو بڑی آب و تاب سے شائع ہوتا ہے۔ ۱۶ صفحہ کا قیمت صرف عہ ۸ر سالانہ معہ محصول ڈاک ہے۔ شائقین پتہ ذیل سے درخواست کر کے جاری کرائیں۔ اسلامی ہمدرد اس کی اشاعت میں مدد دیں۔

المشتہر
مینیجر اخبار الحق دہلی
تراہا بہرام خان